اخبار احمدیہ

لاہور یکم اگست۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کو آج صبح سانس کی ہلکی سی تکلیف رہی ٹمپریچر ۹۹.۲ ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

ڈیڑھ لاکھ ایکڑ زمین پر درخت لگانیکی سکیم

لاہور یکم اگست۔ ہفتہ درخت کاری کے سلسلے میں ریڈیو پاکستان سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے وزیر زراعت صوفی عبد الحمید نے بتایا کہ تھل کے علاقے میں ڈیڑھ لاکھ ایکڑ زمین پر درخت اگائے جائیں گے۔ حکومت اس سکیم کی منظوری دے چکی ہے

بہاولپور اسمبلی کا پہلا اجلاس آج سے شروع ہو رہا ہے

بغداد الجدید یکم اگست ریاست بہاولپور کی نئی مجلس آئین ساز کا کل سے اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ آج تیسرے پہر اجلاس کے ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس پارٹی لیڈر مخدوم زادہ حسن محمود کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں چوہدری فرزند علی کو پارٹی کا سیکرٹری اور فضل الرحمن کو خزانچی منتخب کیا گیا۔ علاوہ ازیں پارٹی نے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے لئے اپنے نمائندے بھی نامزد کئے۔

اس سال پاکستان میں ۷۵ لاکھ درخت لگائے جائینگے

عوام سے جنگلاتی دولت کو بڑھانے کی اپیل

کراچی یکم اگست۔ آج سے درخت کاری کا ہفتہ شروع ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں وزیر زراعت پیرزادہ عبد الستار نے عوام سے ملک کی جنگلاتی دولت کو بڑھانے کی پُر زور اپیل کی ہے۔ آپ نے آج ایک بیان دیتے ہوئے اس امر پر زور دیا ہے کہ صرف درخت لگانا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ ان کی حفاظت اور دیکھ بھال بھی ضروری ہے۔ اس سال ۷۵ لاکھ درخت لگانے کا پروگرام ہے پچھلے سال ۵۰ لاکھ درخت لگائے گئے تھے۔ ان میں سے آدھے سے زیادہ درخت اچھی نشوونما پا رہے ہیں اور خوب ہرے بھرے ہیں۔ آپ نے مزید بتایا کہ پنجاب کی پہاڑیوں میں ہوائی جہاز کے ذریعہ بیج بکھیرنے کا جو تجربہ کیا گیا تھا وہ کامیاب رہا ہے اور اس کے نتیجے میں کافی درخت اگ آئے ہیں۔

جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل کرنے کا مطالبہ

بلگریڈ یکم اگست۔ یوگوسلاویہ نے اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں سفارتی عہدوں کی درجہ بندی اور سفارتی عملے کو قانون سے مستثنیٰ قرار دینے کا سوال بھی رکھا جائے۔ یہ سوال گذشتہ جون کے اس واقعہ کے بعد اٹھایا گیا ہے کہ جب بلغاریہ میں یوگوسلاویہ کے سفارتخانے سے ایک یوگوسلاوی باشندے کو اغوا کر لیا گیا تھا۔

جب تک برطانوی فوجیں نہر سویز کا علاقہ خالی نہ کردیں برطانیہ سے مزید گفت و شنید نہ کی جائے

وفد پارٹی کی طرف سے داخلی معاملات میں ہمہ گیر اصلاحات کے علاوہ مارشل لاء اور سنسر شپ ختم کرنے کا مطالبہ

قاہرہ یکم اگست۔ مصر کی وفد پارٹی نے ایک منشور شائع کیا ہے جس میں مطالبہ کیا ہے کہ جب تک برطانوی فوجیں نہر سویز کا علاقہ خالی نہ کردیں۔ برطانیہ کے ساتھ مزید بات چیت شروع نہ کی جائے۔ پارٹی کی مجلس منتظمہ کا کل رات جلسہ ہوا جس میں یہ نیا منشور تیار کیا گیا۔ وادی نیل کے اتحاد کے سوال پر منشور میں اسبات پر زور دیا گیا ہے کہ سوڈان میں آزادانہ رائے شماری کرائی جائے۔ اور اسطرح معلوم کیا جائے کہ سوڈان کے باشندے مصر کے ساتھ الحاق چاہتے ہیں یا نہیں۔ مشرق وسطیٰ کے لئے مغربی طاقتوں نے جو دفاعی سکیم بنائی ہے۔ منشور میں اسے یکسر مسترد کر دیا گیا ہے۔ برخلاف اسکے یہ کہا گیا ہے کہ عرب لیگ اور ایشیائی بلاک کو مضبوط بنایا جائے داخلی معاملات میں ہمہ گیر اصلاحات پر زور دیتے ہوئے منشور میں اسبات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ بادشاہ کے اختیارات محدود کرنے اور حکومت کو صرف پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ قرار دینے کے لئے آئین میں مناسب تبدیلی کی جائے سیاسی پولیس ختم کرنے نیز مارشل لاء اور سنسر شپ کا نفاذ واپس لینے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے نیز کہا گیا ہے کہ عوام کا معیار زندگی بلند کیا جائے تعلیمی سہولتیں بڑھائی جائیں۔ اور ملک کے دفاع کے لئے ایک طاقتور فوج تیار کی جائے

تخت سے دستبرداری کے متعلق شاہ فاروق کو جو الٹی میٹم دیا گیا تھا وہ شائع کر دیا گیا

مصر میں فوجی کارروائی ختم کی جا رہی ہے۔ شاہ فاروق کے سابق پرائیویٹ سیکرٹری کی گرفتاری

قاہرہ یکم اگست۔ گذشتہ ہفتہ مصر کے سابق بادشاہ فاروق کو فوج کی طرف سے جو الٹی میٹم دیا گیا تھا وہ شائع کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں آج جو بیان جاری ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ فوج نے جنرل نجیب کو پر اختیار دیدیا تھا کہ وہ شاہ سے دستبرداری کا مطالبہ کریں۔ کیونکہ گذشتہ فسادات کی ذمہ داری انپر عائد ہوتی ہے تھی۔ جس میں نہ کسی کی جان محفوظ رہی تھی اور نہ مال۔ انہوں نے غریبوں کا مفاد نظر انداز کرتے ہوئے بعض بددیانت لوگوں کو اپنے اعتماد میں لے رکھا تھا۔ پھر انہوں نے ناقص اسلحہ کی فراہمی کی تحقیقات میں ناواجب دخل اندازی کی جس سے عدل و انصاف پر عوام کا بھروسہ متزلزل ہو گیا۔ اور اسطرح بددیانتوں کی غداریاں طشت از بام نہ ہو سکیں۔ انقلاب کے سلسلے میں جو فوجی کارروائی کی گئی تھی۔ وہ اب رفتہ رفتہ ختم کی جا رہی ہے اور اقتدار سیاسی حکومت کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ قاہرہ اور اسکندریہ سے فوجیں واپس بلائی جا رہی ہیں۔ کل لاٹ جنرل نجیب نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ فوج کو خراب عناصر سے پاک کرنیکی زبردست مہم جاری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک میں سابق بادشاہ کے ایجنٹ بدستور مصروف کار ہیں۔ لیکن انہیں سختی سے کچل دیا جائے گا۔ مصر کے سب سے بڑے ادارے کونسل آف اسٹیٹ نے ریجنسی کونسل کا فیصلہ کر دیا ہے ادھر وفد پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ بادشاہ کے نامزد افراد کو ریجنسی کونسل میں شامل نہ کیا جائے۔ بلکہ تمام ممبران کا انتخاب پارلیمنٹ کے ذریعہ کرایا جائے۔ ایک اور اطلاع منظہر ہے کہ شاہ فاروق کے سابق پرائیویٹ سیکرٹری محمد حسین صاحب کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا اجلاس شروع ہو گیا

کراچی یکم اگست۔ آج یہاں مجلس دستور ساز کی بنیادی اصولوں کی کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا وزیر صنعت سردار عبد الرب نشتر اس کی صدارت فرما رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ اس میں شرکت کے لئے آج صبح لاہور سے روانہ ہو چکے ہیں۔ آپ کل کراچی پہنچ جائیں گے۔

حاجیوں کے دو جہاز جدہ پہنچ گئے

کراچی یکم اگست۔ حاجیوں کے دو جہاز "جہانگیر" اور "مظفری" کراچی سے جدہ پہنچ گئے ہیں۔ ایک اور جہاز "سفینۂ عرب" کل جدہ روانہ ہوا ہے۔ اس میں بارہ سو سے زیادہ عازمین حج سفر کر رہے ہیں

جمشید نوشیروانجی کا انتقال

کراچی یکم اگست۔ آج صبح کراچی کے مشہور پارسی لیڈر جمشید نوشیروانجی چھیاسٹھ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ ان کی تجہیز و تکفین میں شہر کے سربرآوردہ حضرات اور پارسیوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ گورنر جنرل کے ایڈی کانگ وزیر اعظم کے پولیٹیکل سیکرٹری اور گورنر سندھ کے ملٹری سکرٹری بھی ان رسومات میں شریک ہوئے۔ نوشیروانجی بارہ سال تک کراچی میونسپل کمیٹی کے سیکرٹری اور ایک سال تک میئر رہے۔ وہ موجودہ کراچی کے معمار کے طور پر مشہور تھے

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس پریس میں طبع کرا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

برادران!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بعض غیر مبایعین کی طرف سے خط ملے ہیں۔ کہ اس شورش کے موقعہ پر مبایعین اور غیر مبایعین دونوں ہی کی جانیں خطرے میں ہیں۔ اس کے لئے کوئی متفقہ سکیم بنانی چاہیئے۔ یہ خطرہ جس کا اظہار کیا گیا ہے یقینی ہے۔ اور ہمیں یقیناً اس کے متعلق باہمی غور کرنا چاہیئے۔ ورنہ کئی قسم کے نقصانوں کا احتمال ہے لیکن جب تک دونوں فریق کے سرکردہ ملکر کوئی فیصلہ کریں۔ کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ ہر شہر کے احمدی آپس میں ملکر اپنی حفاظت کے لئے کوئی سکیم نہ بنائیں۔ پہلی چیز تو یہی ہے کہ دونوں فریق ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ ایک دوسرے کی مدد کریں۔ اور خطرہ کے وقت میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں بہت سی مشکلات تو اسی ایک تجویز سے ٹل سکتی ہیں۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے اپنی جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ایسے نازک مواقع پر اختلاف کا خیال بھی کرنا ایک خطرناک گناہ اور ایک سخت بیوقوفی ہوتا ہے۔ میں اس وقت تک اس اعلان سے اس لئے رکا رہا کہ خطرہ اچانک پیدا ہوا اور اچانک ہی اس نے صورت بدل لی۔ لیکن بعد کے واقعات نے بتایا ہے کہ یہ آگ نیچے ہی نیچے سلگتی جا رہی ہے اور آج یہاں خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ تو کل وہاں۔ یہ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ بعض جگہ پر خطرہ پیدا ہوا تھا۔ پھر کم ہو گیا۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ خطرہ سب جگہ سے بالکل مٹ گیا۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ عقل اور دور اندیشی سے کام لے۔ اور اس دنیوی خطرہ کے موقعہ پر مذہبی اختلافات کو بھول جائے۔ کیونکہ ملّاؤں میں سے وہ طبقہ جو اس وقت شرارت پر آمادہ ہے۔ وہ مبایع اور غیر مبایع کے فرق کو نہیں جانتا۔ وہ ہر احمدی کہلانے والے کا سر کچلنا چاہتا ہے۔

یہ شکر کا مقام ہے کہ نوے فی صدی جگہوں سے یہی رپورٹیں آ رہی ہیں کہ پولیس اور حکام اپنا فرض دیانت داری سے ادا کر رہے ہیں۔ کسی کسی جگہ سے اس کے خلاف بھی رپورٹ آ رہی ہے۔ لیکن یہ خلاف رپورٹیں بہت کم ہیں۔ اور ان میں سے بھی سب بد دیانتی پر دلالت نہیں کرتیں۔ بعض بد دیانتی پر اور بعض ڈر پر دلالت کرتی ہیں۔ پس چاہیئے کہ ہر جگہ کی جماعتیں حکام سے تعلق رکھیں۔ اور ان کو واقعات سے خبردار رکھیں۔ اور جہاں خطرہ پیدا ہو۔ احمدی خصوصیت کے ساتھ ان گھروں میں جمع ہو جائیں۔ جن کی حفاظت آسانی سے کی جا سکتی ہے۔ اور فوراً پولیس میں اطلاع دیں اور اس وقت تک کسی کے لئے دروازے نہ کھولیں۔ جب تک کہ پولیس نہیں پہونچ جاتی۔ ڈرنا ایمان کے بھی خلاف ہے۔ اور عقل کے بھی خلاف ہے۔ جو لوگ ہجوم کو دیکھ کر گھر کھلے چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ یا ایک دوسرے کی مدد کرنے سے ڈرتے ہیں۔ بہادروں سے زیادہ کسی فائدہ میں نہیں رہتے بلکہ دین اور دنیا میں اپنا منہ کالا کرواتے ہیں۔ جب قانون تمہارے ساتھ ہے۔ جب قانون چلانے والوں کا فرض ہے کہ تمہارا ساتھ دیں بلکہ جب خدا اور اسکے فرشتے تمہارے ساتھ ہیں۔ تو تمہارے ڈرنے کی کیا وجہ ہے؟ بہادری سے اپنے خیالات اور اپنے عقائد پر قائم رہو۔ اور ظالم دشمن خواہ کتنی بڑی تعداد میں حملہ کرے۔ اس سے ڈرو نہیں۔ اللہ تعالےٰ پر توکل رکھو اور ہر اک اکّا دکّا احمدی خواہ کہیں بھی ہو۔ اور کسی فریق سے تعلق رکھتا ہو۔ اس کی مدد کرو۔ اور اس کی جان اور اس کے مال کی حفاظت کرو۔ ہاں اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں پر قابو رکھو۔ اور کوئی بات ایسی نہ کرو جس سے دوسرے کو اشتعال آئے۔ دنیا پر ثابت کر دو کہ اشتعال تمہارا دشمن دلاتا ہے۔ اور تم صبر اور عفو کا اعلےٰ نمونہ دکھلاتے ہو۔ اور ساتھ ہی بہادری کا بھی۔ کیونکہ مومن کبھی بزدل نہیں ہوتا۔ ایمان اور بزدلی کبھی جمع نہیں ہوتے پس ڈر کو دل سے نکال دو۔ اور دنیا پر ثابت کر دو کہ دنیا کا کوئی ظلم۔ دنیا کا کوئی ستم۔ دنیا کا کوئی جبر تم کو صداقت سے پھرا نہیں سکتا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی روح اپنے متبعین سے ایک دفعہ پھر ایثار اور قربانی کا مطالبہ کر رہی ہے۔ پس تم اس ایثار اور اس قربانی کا نمونہ پیش کرو۔ جو تمہیں صحابہؓ کا مثیل بنا دے۔ تا رسول کریم صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی روح خوش ہو جائے۔ کہ آج بھی میرے فیضان جاری ہیں۔ اور آج بھی میرے تزکیہ نفس کی قوت کامل ہے خدا تعالےٰ تمہاری مدد کرے۔ اور فتنہ پردازوں کے فتنہ کو خود ان کے منہ پر مارے۔

خاکسار

مرزا محمود احمد

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۲ر اگست

بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی آمد سب کے نزدیک مسلّم ہے

۳

ہم نے مودودی صاحب کے بیان پر جو انہوں نے احمدی مسلمانوں کے متعلق دیا ہے بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ چونکہ تمام مسلمانوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ضرور تشریف لائیں گے۔ لہذا ان کا یہ کہنا کہ قرن اول سے تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا مغالطہ آمیز ہے۔

اس پر روزنامہ تسنیم اپنی اشاعت مورخہ ۲ر اگست (دراصل یکم اگست ۱۹۵۲ء) کے کالم "تکلف برطرف" میں رقمطراز ہے

ظاہر ہے کہ جب بسم اللہ ہی بدحواسی سے ہوئی تو آگے کیا کچھ بدحواسیاں چوہدری صاحب سے سرزد نہ ہوئی ہونگی۔ چنانچہ انہوں نے مولانا مودودی کے الفاظ

"قرن اول سے تمام مسلمان آج تک اس بات پر متفق رہے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ ان پر سلسلہ نبوت ختم ہو چکا ہے۔ اور ان کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں"

پر گرفت کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ مولانا مسلمانوں کو مغالطہ دے رہے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی ضرور آئے گا۔ خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد حضرت عیسےٰ ابن مریم علیہ السلام کے تشریف لانے کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ حالانکہ اگر نور و تنویر کا یہ پیکر بدحواسی کے اندھیرے سے نکلکر اس سلسلے کی پوری عبارت پر ایک ساتھ نظر ڈالتا تو اسے خود پتہ چل جاتا کہ مولانا مودودی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کا انکار کر رہے ہیں اور حضرت عیسےٰ ابن مریم نئے نبی نہیں پرانے نبی ہیں۔ اس سلسلے میں مولانا کے بعد کے الفاظ یہ ہیں "مسلمانوں کی پوری تاریخ گواہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنے درمیان نئی نبوت کے دعوے کو کبھی چلنے نہیں دیا۔ اور جہاں کہیں اس فتنے نے سر اٹھایا۔ سارے مسلمانوں نے بالاتفاق اس کا سر کچل دیا۔"

لیکن چوہدری صاحب تو میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو کے مصداق اس عبارت کو نئی اور پرانی نبوت کا ایچ پیچ قرار دے رہے ہیں۔ غالباً یہ بھی مرزائی دجل و تلبیس نبی کا ایک شاہکار ہے۔"

(روزنامہ تسنیم ۲ر اگست ۱۹۵۲ء)

ہم ان گالیوں اور طنزیات کو جو صرف مودودی صاحب کے صالح لوگوں کو ہی زیبا ہیں نظر انداز کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ مودودی صاحب یا ان کے کوئی دوست بتائیں کہ جن آیات اللہ یا احادیث نبوی سے آپ نے یہ استدلال کیا ہے کہ نیا نبی نہیں آسکتا البتہ پرانا نبی آسکتا ہے۔ وہ براہ کرم پیش کریں مودودی صاحب کا قرآن کریم سے استدلال تو آیہ کریمہ "خاتم النبیین" پر ہی ہے نا: جہاں سے آپ نے یہ اصول لیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ کیا اس آیہ کریمہ میں کوئی لفظ یا کوئی اشارہ موجود ہے۔ جس سے نئے اور پرانے نبی کی تمیز کی گئی ہو۔ دوسرے لفظوں میں کیا "خاتم النبیین" جگہ کی ترکیب کے کسی لغت نویس نے یہ معنے کئے ہیں۔ کہ اس ترکیب سے صرف نئے ہی مردود ہیں پرانے نبی نہیں اگر کسی نے ایسے معنے کئے ہیں۔ تو براہ کرم ہمیں بھی بتا دیجئے اگر مودودی صاحب کے پاس کوئی ایسی سند بھی نہیں ہے۔ جو خود بھی خاتم النبیین کے معنے کے تعین کے وقت محل نظر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ تو پھر کیا یہ کہنا محل نظر نہیں ہے کہ

"مزید براں جب قرآن حدیث اور اجماع امت کی بناء پر باب نبوت قطعی بند ہے۔" (منہ)

یہاں مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ باب نبوت قطعی بند ہے۔ کیا اس کے صاف معنے نہیں ہیں۔ کہ اب اس باب سے نہ پرانا نبی گزر سکتا ہے۔ اور نہ نیا نبی۔ جب باب بناہی ہو گیا۔ تو پرانے اور نئے نبی کا سوال بھی ختم ہو گیا۔ اگر یہ باب پرانے نبی کو گزار سکتا ہے۔ تو اول تو آپ کے پاس اس کی کوئی سند نہیں ہے۔ دوسرے بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے۔ تو پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تخصیص کیوں ہے۔ کم سے کم وہ نبی بھی جو تمام مسلمانوں کے نزدیک زندہ ہیں۔ کیوں اس سے گزر نہیں سکتے۔ مثلاً حضرت خضر علیہ السلام یا حضرت الیاس علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق تو یہ بھی اعتقاد ہے کہ وہ اسی زمین پر زندہ موجود ہیں۔ اور دریاؤں وغیرہ پر حکومت کرتے ہیں۔ مگر غالب کو اس سے بھی ایک مضمون سوجھا ہے ؏

وہ زندہ ہم ہیں کہ ہیں روشناس خلق اے خضر
نہ تم کہ چور بنے عمر جاوداں کے لئے

حضرت الیاس علیہ السلام کے متعلق عام خیال ہے کہ آپ بھی آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ لیکن اگر ان کو کبھی خیال آجائے کہ چلو ذرا دنیا کی سیر کر آئیں۔ تو کیا وہ پرانے نبیوں کے گزرنے کی راہ سے اس باب سے گزر سکیں گے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ اور مودودی صاحب کو علم ہے کہ یہودیوں کا تو اب بھی یہی اعتقاد ہے۔ کہ جب تک حضرت ایلیا یعنی الیاسؑ آسمان سے نازل نہ ہوں گے آنے والا مسیح نہیں آسکتا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ انہوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا انکار کر دیا۔

ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ جن آیات قرآن کریم اور احادیث نبوی سے مودودی صاحب یہ ثابت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبیؑ نہیں آسکتا۔ ان آیات اور احادیث سے کوئی ایسا لفظ یا اشارہ نکال کر دکھائیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نیا نبیؑ تو نہیں آسکتا۔ البتہ پرانا نبیؑ آسکتا ہے۔

ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

اگر باب نبوت قطعی بند ہو چکا ہے۔ تو پھر نہ کوئی پرانا نبی آسکتا ہے۔ اور نہ نیا نبی آسکتا ہے۔ اور مودودی صاحب اور آپ شائد یہ سنکر حیرت میں آجائیں گے۔ اور یہی ہمارا اعتقاد ہے اور یہی اعتقاد مسیح موعود علیہ السلام کا ہے یہاں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "ایک غلطی کے ازالہ" سے ایک عبارت درج کرتے ہیں:۔

"اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرتؐ تو خاتم النبیین ہیں پھر آپؐ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ بے شک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلۂ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے۔ اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں۔ جو فرمایا کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے۔ جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالے اس آیت میں فرماتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدی کی چادر ہے اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔ اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۴-۵)

اس قسم کی نبوت قرآن حدیث اور ائمہ کے اقوال سے ثابت ہے اور اس کو تسلیم کرنے سے تمام وہ اشکال اور ابہام دور ہو جاتے ہیں جو باب نبوت کو قطعی بند کرنے اور پھر ایک نبی کی آمد کے اعتقاد کی وجہ سے خواہ وہ پرانا ہو یا نیا پیدا ہوتے ہیں اگر باب نبوت قطعی بند ہے تو پھر وہ پرانے اور نئے دونوں قسم کے نبیوں کے لئے بند ہے

(باقی دیکھیں ۸)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود)

مغربی افریقہ میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ تبلیغ اسلام

۱۱۴ اشخاص کا قبول اسلام، ۴۲۸ تقاریر، ۳۱ ہزار سے زائد اشخاص تک پیغام حق

(از مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر)

عرصہ زیر رپورٹ میں گولڈ کوسٹ کے ۳۴۰ گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔ ۴۲۸ لیکچر دیئے گئے۔ ۳۱۴۶۷ سامعین ان لیکچروں سے مستفید ہوئے۔ تین ہزار میل سفر طے کیا۔ ۵۰۰ اشخاص کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ ۱۱۴ نو مبائعین سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ تین نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں اور تین ہزار اشتہارات تقسیم کئے گئے

(رپورٹ از اپریل تا جون ۱۹۵۲ء)

پاکستانی مبلغین کے انفرادی کام کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم

مولوی صاحب نے سہ ماہی زیر رپورٹ میں اکرا شہر کے مختلف مقامات پر پانچ پبلک لیکچر دیئے۔ پچاس ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقات کے ذریعہ جن اشخاص کو تبلیغ کی گئی اور لٹریچر تقسیم کیا گیا ان میں قابل ذکر تین وزراء نائیجریا۔ دو وزراء حکومت گولڈ کوسٹ۔ متعدد ممبران اسمبلی گولڈ کوسٹ ایڈیٹر ڈیلی گرافک اور بعض جرنلسٹ اور سیکنڈری سکولوں کے پرنسپل ہیں۔ مولوی صاحب نے دو مضمون شائع کرائے۔ ایک مضمون جو کہ رمضان کے متعلق تھا یہاں کے مشہور اور کثیر الاشاعت اخبار ڈیلی گرافک میں ان کے فوٹو کے ساتھ شائع ہوا۔ مولوی صاحب نے تین تربیتی تقریریں کیں اور ہر روز درس دیتے رہے۔

مولوی بشارت احمد صاحب بشیر ہر روز درس دیتے رہے۔ ہفتہ میں چار بار سیکنڈری سکول میں عربی پڑھاتے رہے۔ نیز ماہوار سرکولر لیٹر شائع کرتے رہے

مولوی صالح محمد صاحب نمائندہ تجارت اپنے کام میں منہمک رہے۔ اور میری مرکز سے غیر حاضری کے ایام میں خطبات جمعہ پڑھاتے رہے۔

ڈاکٹر سفیر الدین صاحب پرنسپل سیکنڈری سکول سکول میں پڑھانے کے علاوہ پرنسپل کے فرائض ادا کرتے رہے۔ مولوی بشارت احمد صاحب کی عدم موجودگی میں درس دیتے رہے اور خطبات جمعہ پڑھاتے رہے دو بار ڈائرکٹر آف برٹش کونسل کو ملنے گئے۔ دو مخرجین نائیجریا کو تبلیغ کی اور ایک بار طلباء کے حصول کے لئے ایک گاؤں میں تشریف لے گئے۔ ۵ جون میں اللہ تعالیٰ نے انہیں دوسرا فرزند عطا فرمایا۔

مسٹر مسعود احمد صاحب وائس پرنسپل سکول میں باقاعدہ پڑھاتے رہے۔ دو شخص ان کے زیر تبلیغ رہے پانسو گاؤں میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک پبلک لیکچر دیا۔ ایک اسمبلی ممبر اور ایک ایڈیٹر اخبار کے ساتھ مذہبی گفتگو کی۔

خاکسار نے عرصہ زیر رپورٹ میں سات مقامات کا دورہ کیا۔ اور ۵۴۰ میل سفر طے کیا۔ متعدد لیکچر دیئے احباب جماعت محکمہ تعلیم۔ اساتذہ مدارس۔ افریقن و پاکستانی مبلغین اور مرکزی ڈاک کے باقاعدہ جوابات دیئے جاتے رہے۔ نیز الحضرت جماعت کے نام سرکلر جاری کئے گئے

اخبار مائیٹر کے لئے مضمون تیار کیا گیا جو اخبار مذکور نے شائع کیا۔ جملہ مدارس احمدیہ کی جنرل مینیجری کے فرائض ادا کئے۔ چالیس اشخاص سے بذریعہ پرائیویٹ ملاقات کر کے انہیں تبلیغ کی اور سلسلہ کا لٹریچر انہیں دیا گیا ہر روز درس جاری رہا مولوی بشارت صاحب بشیر کے ساتھ مل کر گولڈ کوسٹ جماعت کے لئے دستور اساسی تیار کیا۔ ایک رومن کیتھولک پادری کے اعتراضات کے جواب میں مسودہ تیار کر کے اسے ٹائپ کروایا گیا جو کہ ایک کتاب کی صورت میں انشاء اللہ شائع کیا جائے گا۔ جملہ انتظامیہ امور جماعت سرانجام دیئے۔ متعدد بار مجلس عاملہ کی میٹنگیں خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوئیں۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایام علالت اور ان کی وفات کے موقعہ پر نائیجریا، سیرالیون اور بذریعہ تار ارسال کئے۔ نیز جماعتہائے گولڈ کوسٹ کو بذریعہ تار خطوط اور سرکلرز حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ مرقدہا کے لئے صدقہ و دعا کی تحریک کی جاتی رہی جملہ پاکستانی واقفین اور احباب جماعت نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی وفات کو ایک صدمہ عظیمہ تصور کیا اور نہایت ہی درد و قلق کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی۔

متفرقات

سیکنڈری سکول کی عمارت کے لئے ۲ لاکھ ہزار سیمنٹ بلاکس خرید لئے گئے ہیں۔ ہمارے سیکنڈری سکول کے ایک مسلم ٹیچر مسٹر ثانی تھامس یوروپ کے اولمپک کھیلوں . . . میں شریک ہونے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ گولڈ کوسٹ سپورٹس کمیٹی نے ان کو اس غرض کے لئے انتخاب کر کے گولڈ کوسٹ کی طرف سے بھیجا ہے۔ والسلام

خاکسار نذیر احمد مبشر

احرار کا قلمی چہرہ

(از مکرم محسن صاحب ہندی)

احراری پہلے کہا کرتے تھے کہ ہم سیاسی جماعت ہیں مذہبی جھگڑوں میں الجھنا نہیں چاہتے۔ چنانچہ اخبار سیاست مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۳۶ء میں مجلس احرار اسلام کے متعلق لکھتا ہے۔

"افکار و عوامل کی دنیا میں نظریاتی شکست کی اس سے بدترین مثال اور کوئی نہیں ملے گی کہ وہ لوگ جو کل تک اپنے آپ کو مسلمانوں کا سیاسی رہنما بتاتے اور بقول سیکرٹری احرار ریفارم لیگ مذہبی کام کرنے والوں کو بزدل ڈرپوک اور مسجدوں میں وظیفہ پڑھنے والا بتا کر اپنی بہادری کا سکہ جماتے تھے جو انگریز کی اسمبلی میں دو انچ جگہ حاصل کرنے کے لئے خانہ خدا کے سودے پر رضامند ہو جاتے تھے اور جب ملا کہتے تھے کہ ہماری جماعت سیاسی جماعت ہے۔ ہم مذہبی جھگڑوں میں الجھنا نہیں چاہتے۔"

جب احرار نے دیکھا کہ حصول اقتدار میں ہر چہار طرف سے پھٹکار پڑ رہی ہے تو نہایت بھولے پن سے سیاسیات سے پہلو تہی اختیار کر گئے۔ ان سیاسی یتیموں کے متعلق اخبار کوثر لاہور ۱۹ نومبر ۱۹۴۹ء نے کیا خوب لکھا۔

"احرار اچھا ہوا سیاست سے ریٹائر ہو گئے کیونکہ نئے ملک اور نئے حالات و مسائل کے اندر ان کے لئے راہ متعین کرنا جوئے شیر کو لانے سے زیادہ کٹھن تھا۔ یوں بھی پاکستان میں ان کے لئے کام کرنے کا موقعہ نہیں تھا۔ عوام کو بھی ان سیاسی یتیموں سے کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔ جب نئے حالات نے مسلم لیگ کے ساتھ وفا نہ کی تو احرار پنجاب تو پہلے ہی راندہ درگاہ تھے۔ لیکن اب جو احرار نے مرزائیوں پر توجہ دی ہے وہ ان کے لئے مفید ہے۔"

اس وقت پاکستان میں احرار کی طرف سے جو کچھ ہو رہا ہے یہ سب سٹنٹ حصول اقتدار کی خاطر ہے۔ ورنہ مذہب سے ان کو دور کا بھی واسطہ نہیں۔ چنانچہ اخبار حق لکھنؤ لکھتا ہے:

"آپ کا طرۂ امتیاز محض قادیانیوں سے جوتی پیزار ہے۔ قومی تنظیم نہیں۔ مذہبی جماعت نہیں۔ دشمنان اسلام سے محاسبہ نہیں۔ نگہداشت مساجد نہیں، اور اگر آپ کے دل میں یتیموں اور بیواؤں کا درد نہیں فی سبیل اللہ جان دینے والوں کی حرمت نہیں تو جس قدر جلد آپ کے وجود سے اسلامی سوسائٹیاں طول و عرض ہند میں پاک ہو جائیں اتنا ہی اچھا ہے۔ غضب خدا کا ہر چہار طرف سے مسلمانان ہند مخالفین کی زد میں ہوں اور آپ کے کانوں پر جوں تک نہ رینگے آپ جاگیں اور سوئیں تو قادیانیوں کا ہوا آپ کے پیش نظر ہو۔ مسلمانوں میں کتنے ملحد ہیں۔ کتنے ہی رسول مقبول کو دنیا سا ایک انسان سمجھتے ہیں۔ ویسے ہی قادیانی بھی ہیں وہ بھی گمراہ (؟) یہ بھی گمراہ۔ کافر کہئے اکفر کہئے۔ سب بجا درست ہے۔ ہم خوش ہمارا خدا خوش لیکن آپ محتسب نہیں۔ خدائی فوجدار نہیں۔ جہاد آپ نہیں کر سکتے ورنہ آپ مختلف فرقہائے اسلام کو ایک کر سکتے ہیں۔ پھر یہ زد دوسری کیوں۔ اور اگر یہ زد دوسری ہی منظور ہے تو شرافت اور تہذیب کے ساتھ کیوں نہیں؟"

(حق لکھنؤ ۲۷ اگست ۱۹۳۵ء)

مجلس احرار کا نظریہ اپنے متعلق کیا ہے۔ ذرا یہ بھی سن لیجئے:

"حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے خون کا آخری قطرہ پوری فراخ دلی سے بہا دیا۔ مگر اپنے نانا کے دین کو داغدار ہونے سے بچایا ادھر ایک ہم ہیں کہ دھیلہ دھیلہ پہ ایمان فروخت کرتے ہیں۔ چھٹانک چھٹانک پہ دین بیچتے ہیں۔ لیکن دنیا کی عارضی منفعت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ہم سارا دن کچہریوں میں پیسہ پیسہ پہ جھوٹی قسمیں کھائیں۔ اور دم بھر میں حسین کی محبت کا غریبوں۔ بیواؤں اور یتیموں پر عرصہ حیات تنگ کریں اور آنسو بہائیں حسین کی محبت میں۔ ہم ہر اقتدار کا ساتھ دیتے ہیں خواہ وہ کتنا ہی ظالم ہو۔ ہماری زندگی کے ہر پہلو پر یزیدیت پوری طرح مسلط ہے اور پھر حسین کے غم میں پوری طرح اشکبار رہیں۔"

(آزاد لاہور ۳ نومبر ۱۹۵۰ء)

احرار نے اپنا قلمی چہرہ جس رنگ میں پیش کیا ہے ممکن ہے ہم ایسا پیش نہ کر سکتے

ولادت

برادرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کلکتہ کو خدا تعالیٰ نے بتاریخ ۲۹/۷/۵۲ چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں

خاکسار ملک عنایت اللہ از لاہور

درخواست دعا

عدن سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ میرا بچہ ڈاکٹر محمد احمد سخت بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں

(حاجی) محمد الدین درویش تہالوی قادیان

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی اور مسئلہ ختم نبوت

احرار کے ہمنوا علماء سے چند ضروری سوالات

(از مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی)

۱۳ جولائی کی کنونشن میں جو فیصلے احرار اور ان کے ہمنوا علماء نے صادر کئے ہیں۔ ان کی تائید میں دلائل بھی رقم فرمائے گئے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ "نبوت کی تقسیم سے قوم جدا ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ یہود میں سے کسی نے عیسیٰ علیہ السلام کو نبی تسلیم کر لیا۔ تو وہ یہودی نہ رہا۔ حالانکہ اس نے موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار نہیں کیا۔ کسی عیسائی نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان لیا۔ تو عیسائیت سے نکل گیا۔ اگرچہ اس نے عیسیٰ علیہ السلام کا انکار نہیں کیا۔ اسی طرح جب کسی مسلمان نے مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی نبوت کو قبول کر لیا۔ تو وہ مسلمان نہ رہا۔ اگرچہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مانتا ہو"

اس دلیل کے سلسلے میں بعض اہم امور دریافت طلب ہیں۔ مندرجہ بالا علماء اور ان کے ہمنوا اللہ تعالےٰ کی مؤکد بعذاب قسم کھا کر ان امور کا جواب دیں۔ دریافت طلب امور یہ ہیں کہ

(۱) کیا احراری وغیرہ علماء منکرین حدیث ہیں۔

(ii) اگر جواب نفی میں ہو۔ تو وہ خدا تعالےٰ کی مؤکد بعذاب قسم کھا کر بتائیں۔ کہ کیا وہ بخاری اور مسلم میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق احادیث کو وضعی سمجھتے ہیں۔ اور صحیح یقین نہیں کرتے۔ اور ایسی صورت میں کیا وہ عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ تسلیم کرتے ہیں

(iii) اگر جواب یہ ہو۔ کہ وہ ان احادیث کو صحیح سمجھتے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے قائل ہیں۔ تو یہ علماء بتائیں۔ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی سابقہ مستقل نبوت کو ساتھ لے کر تشریف لائیں گے۔ تو ان پر اس وقت ایمان لانا ضروری ہوگا یا نہیں۔ اور ان کے منکرین کا کیا مقام ہوگا۔

(۱۷) کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لا کر نبوت تقسیم نہ ہو جائے گی؟ اور قوم جدا نہ ہو جائیگی۔ چونکہ مولوی صاحبان اور روئے زمین کے سارے مسلمان عیسیٰ علیہ السلام کو مان رہے ہوں گے۔ کیا وہ عیسائی نہ ہو جائیں گے

(۵) کیا عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے جن کی نبوت مستقل اور آزاد ہے۔ اور فیض کے لحاظ سے سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی مرہون منت نہیں۔ ختم نبوت کی مہر نہ ٹوٹ جائیگی۔ کیا یہ امر واقعہ نہ ہوگا۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام خواجہ دو جہاں کے چودہ سو سال بعد آئیں گے۔ پھر ختم نبوت کی مہر کیونکر قائم رہے گی؟

(۶) کیا احراری علماء کا اس وقت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا اسلام سے ارتداد قرار نہ دیا جائیگا۔ اور مودودی صاحب کے فتویٰ کے مطابق یہ لوگ واجب القتل نہ ہو جائیں گے؟ مولوی صاحبان! جملہ امور مندرجہ بالا پر سنجیدگی اور انصاف کے ساتھ غور کریں۔ اور بتائیں کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے باوجود انہیں ماننے والے مسلمان ہی رہیں گے۔ اور عیسائی نہ ہوں گے۔ نہ نبوت تقسیم ہوگی۔ نہ قومیت جدا ہوگی۔ تو پھر اس وقت جماعت احمدیہ کے خلاف جو طوفان بدتمیزی برپا کیا گیا ہے۔ یہ کس بناء پر صحیح ہے۔ جب آپ خود یہی فعل کریں گے۔ تو آپ کے ایمان سلامت اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر خیمیت کس طرح محفوظ رہے گی۔ حالانکہ آپ قطعی اور یقینی طور پر ایک پرانے مستقل نبی کو امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے اتار کر ختم نبوت کی مہر کو توڑ رہے ہوں گے۔ اس کے برعکس جماعت احمدیہ سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ہرگز ہرگز اپنی اصلاح کے لئے کسی غیر از امت کا زیر احسان ہونا نہیں مان سکتی۔ اور آنے والے کے لئے یہ لازم سمجھتی ہے۔ کہ وہ امت محمدیہ کا فرد ہو۔ اور تمام برکتیں براہِ راست اپنے آقا محمد مصطفےٰ صلعم سے حاصل کرنے والا ہو۔ بخاری اور مسلم کی احادیث میں جنہیں جماعت احمدیہ بھی درست تسلیم کرتی ہے۔ یہ صریح ارشاد موجود ہے۔ کہ اِمامکم منکم پس آنے والا امت ہی سے ہو سکتا ہے۔ کسی غیر کو اصلاح کے لئے صدہا سال زندہ رکھنا امت محمدیہ کی ہتک ہے۔

پھر دنیا میں اگر زندہ رکھے جانے کے لائق کوئی وجود تھا۔ تو وہ ابوالقاسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہی ہو سکتا تھا۔ جب حضور بھی فوت ہو گئے تو اور کون اس لائق ہے۔ کہ اس کے جسم کی حفاظت آسمانوں پر کی جاتی۔ بخاری و مسلم کی صحیح تعبیر نہ سمجھنے کی وجہ سے نادانوں کی نظریں آسمان پر لگی ہوئی تھیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کی قدرت کاملہ اور سید پاکان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے یہ عجیب کرشمہ دکھایا۔ کہ آنے والا مسیح حضور ہی کی امت اور اسی زمین میں سے ظاہر ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

واں مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند
لطف کردی کہ ازیں خاک نمایاں کردی

خدارا غور کرو۔ کہ خاتم النبیین کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے تو تم قائل ہو۔ لیکن الزام ہم پر تراشتے ہو۔ کہ ہم حضور کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتے۔ سنو! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" میں فرماتے ہیں:-

"سو اگر یہ کہا جائے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آ سکتا ہے۔ تو اس کا جواب یہی ہے۔ کہ بے شک اس طرح سے کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آ سکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے۔ اور آیت ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی اس عقیدے کے کذب صریح ہونے پر کافی شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں۔ جو فرمایا۔ کہ ولٰکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے۔ جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔ اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنا فی الرسول کی پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔ اس پر ظلی طور پر نبوت کی وہی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے۔"

کیا کوئی دیانتدار انسان ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال دل میں لا سکتا ہے۔ کہ ایسا دعویٰ کرنے والے یا ایسے دعوے کے ماننے والے کا اسلام کے سوا اور بھی کسی سے کوئی تعلق ہے؟ فتدبروا۔

میری تبلیغ دشمن کر رہا ہے

چک جھمرہ کے سٹیشن پر سحری کے وقت ہم نے ماڑی انڈس کو خیرباد کہا۔ اور وزیر آباد کی طرف جانے والی گاڑی کے ایک ڈبہ میں داخل ہوئے۔ میرے ہمسفر نے ایک سوئے ہوئے مسافر کو نہایت اخلاق سے بیدار کر کے بیٹھنے کی جگہ طلب کی۔ وہ مسافر بھی با اخلاق ثابت ہوا۔ اور اس نے کمال فراخدلی سے ہم دونوں کو جگہ دی۔ اور ہمارا مقام روانگی اور منزل مقصود دریافت کیا۔ جواباً ہمارے منہ سے ربوہ کا نام سن کر اس کے چہرے میں ایک خوشکن تغیر رونما ہوا۔ اور اس نے دریافت کیا۔ کہ الفضل کا ایڈریس کیا ہے۔ میں اپنے نام پر اخبار جاری کروانا چاہتا ہوں۔ میرے ہمسفر نے فوراً ایڈریس بتلا دیا۔ اس پر میں نے سوال کیا۔ کہ آپ کو الفضل جاری کروانے کا شوق کیونکر پیدا ہوا۔ اس پڑھے لکھے اور با اخلاق مسافر نے نہایت محبت بھرے الفاظ میں کہا۔ کہ احمدیوں کو آجکل ہر طرف سے برا بھلا کہا جا رہا ہے۔ اور مجھے یہ پیارے لگنے لگ پڑے ہیں۔ جس کو دنیا برا بھلا کہنا شروع کر دے۔ اس کی تہ میں ضرور کوئی بات ہوتی ہے۔ پس میں تحقیق کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آخر اس کا سبب کیا ہے۔ مجھے اس کی گفتگو سے انتہائی خوشی ہوئی۔ اور مجھے اپنے ایک احمدی شاعر کا یہ مصرعہ یاد آ گیا۔ ع

میری تبلیغ دشمن کر رہا ہے۔ چنانچہ الحمد للہ۔ اس متلاشی حق کے سامنے میں نے تمام اختلافی مسائل بیان کئے۔ اور موجودہ شورش کی تہ میں جو سیاسی چال چلی جا رہی ہے۔ اس سے بھی آگاہ کیا۔ اس دوست نے اور پاس پاس کے دوسرے مسافروں نے بھی نہایت خاموشی سے میری باتیں سنیں۔ وزیر آباد کے سٹیشن پر ہم نے بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کو الوداع کہا۔ میری دعوت پر اس دوست نے ربوہ آنے کا وعدہ کیا۔ اس قسم کی بے شمار مثالیں ہیں۔ جنہیں احراریوں کی بدولت تلاش حق کا شوق پیدا ہوا۔ اور ہو رہا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الالباب۔

(خاکسار شبیر احمد بی۔ اے ربوہ)

شکریہ احباب

الحمد للہ۔ کہ میری والدہ صاحبہ نیک بی بی جن کا اپریشن پتہ کا ۸ جولائی ۵۲ء کو ہوا تھا۔ ۳۰ جولائی ۵۲ء کو رو بصحت ہو کر گھر آ گئی ہیں۔ جن احباب نے میری والدہ صاحبہ کی صحت کے متعلق دعا فرمائی۔ میں ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ احباب سے استدعا ہے۔ کہ والدہ صاحبہ کی درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام مصطفیٰ از ربوہ

صاحب نصاب انسان کے لئے زکوٰۃ کے ادا نہ کرنے کو بڑا بھاری جرم قرار دیا گیا ہے۔ اگر آپ پر زکوٰۃ واجب ہے تو اسے جلد تر ادا فرما کر اپنے اموال و زندگی کو پاکیزہ بنائیں۔ اس سے آپ کے مالوں میں یقیناً برکت ہوگی ؏

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

(نظارت بیت المال ربوہ)

مجلس احرار اور مسلم لیگ کی سیاسی راہِ عمل جدا جدا ہے

(ماخوذ از زمیندار)

گذشتہ دنوں جب بعض مسلم لیگی کارکنوں نے احرار کے جلسوں کی صدارت کی تو صدر صوبہ مسلم لیگ نے لیگی کارکنوں کو ایسا کرنے سے روکا۔ اور تمام شہری اور اضلاعی شاخوں کے نام سرکلر جاری کیا۔ کہ وہ پارٹی ڈسپلن کا خیال رکھیں۔ اور آئندہ دوسری سیاسی جماعتوں کے جلسوں کی صدارت نہ کیا کریں۔ چنانچہ اخبار زمیندار نے اس سرکلر پر جو نوٹ "جماعتی نظم و ضبط" کے عنوان سے لکھا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ یہ نوٹ ظاہر کرتا ہے کہ مولانا اختر علی خان کی نظر میں احرار کی کیا پوزیشن ہے:-

"صوبہ مسلم لیگ کے صدر میاں ممتاز دولتانہ نے تمام شہری اور اضلاعی شاخوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں مسلم لیگ کے کارکنوں کو متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ **دوسری سیاسی جماعتوں** کے جلسوں کی صدارت نہ کیا کریں۔ کیونکہ ایسا کرنا جماعتی نظم و ضبط کی خلاف ورزی ہے۔ میاں ممتاز دولتانہ کی یہ ہدایت بے حد اہم اور بروقت ہے پچھلے دنوں سرگودھا میں احرار کی کانفرنس ہوئی۔ جس کی صدارت بعض نامعلوم اسباب کی بنا پر ضلع مسلم لیگ کے صدر نے سنبھال لی۔ حالانکہ ان کو اتنا تو سوچنا چاہیئے تھا۔ کہ جب مجلس احرار اور مسلم لیگ کی سیاسی راہِ عمل جدا جدا ہے تو ان کو احرار کانفرنس کی صدارت کیونکر زیب دے سکتی ہے۔ لیکن یہ اپنی قسم کا پہلا واقعہ نہیں مسلم لیگی ارکان اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ جماعتی ضبط و نظم کی کھلے بندوں خلاف ورزی کر چکے ہیں۔ ممکن ہے۔ بعض مسلم لیگی اپنی مرنجاں مرنج طبیعت کے باعث اس "آزادروی" میں کوئی ہرج خیال نہ کرتے ہوں۔ لیکن ان کا یہ اقدام جماعتی نقطہ نگاہ سے چونکہ بے حد قابلِ اعتراض ہے۔ اور اس سے مسلم لیگ کے وقار پر ناخوشگوار اثر پڑنے کا اندیشہ ہے اسی لئے میاں ممتاز دولتانہ نے ان کو متنبہ کر کے ایک اہم قومی فریضہ ادا کیا ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ تمام مسلم لیگی ارکان ان کی ہدایت پر عمل کر کے مسلم لیگ کو اس داخلی انتشار سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں گے۔ جو ڈسپلن کی خلاف ورزی کا لازمی ردِ عمل ہوتا ہے"

(زمیندار ۱۵ راپریل ۱۹۵۲ء)

کیا مسٹر اختر علی خان اس نوٹ کی روشنی میں بتلا سکتے ہیں کہ اُن کی موجودہ روش پارٹی ڈسپلن کے خلاف نہیں ہے؟ اور اُن کی مرنجاں مرنج طبیعت کے باعث یہ "آزادروی" جو اُنہوں نے احرار کی ناجائز حمایت میں اختیار کر رکھی ہے۔ جماعتی نقطہ نگاہ سے بے حد قابلِ اعتراض نہیں ہے؟

(خاکسار مرزا محمد حیات تاثیر جنیوٹ ضلع جھنگ ۵۲/۷/۲۵)

کیا آپ کے ہاں کوئی خوشی کی تقریب ہے؟ اس تقریب پر مساجد بیرون کی تحریک میں حسبِ توفیق رقم ادا فرمائیں!

تحریکِ جدید اور بیرونی ممالک کی جماعتیں

اے خدا تو ان کی مدد کرے جو تیرے دین کی مدد کرتی ہیں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور اُس کی دی ہوئی توفیق سے بیرونی ممالک کے مجاہد تحریک جدید کا چندہ بالعموم آخری میعاد تک وعدے سو فی صدی پورے کرتے رہے ہیں۔ اور بیرونی ممالک میں بعض مخلصین ایسے بھی ہیں۔ جو وعدے کے ساتھ ہی وعدہ کی رقم بھی ادا فرماتے آئے ہیں۔

بیرونی ممالک کی جماعتوں اور براہِ راست وعدہ کرنے والے احباب کے لئے یہ اعلان دیا گیا تھا کہ جن بیرونی جماعتوں کے احباب کرام کا وعدہ ۳۱ جولائی تک مقامی جماعت میں وصول ہو جائے گا۔ اور اگست کے پہلے ہفتہ میں ان کا روپیہ بنک میں داخل ہو کر وکیل المال تحریک جدید کو بنک کی رسید مل جائیگی ان جماعتوں اور وعدوں کو پورا کرنے والوں کے نام حضور کی خدمت میں پیش کر کے اخبار میں بھی شائع کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

بیرونی ممالک کی جماعتوں کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ۳۱ جولائی تک وصولی کرنے میں کوشش کر رہی ہیں۔ تاکہ ان کے وعدے کرنے والے سابقون الاولون کے ثواب میں بھی آ جائیں۔ چنانچہ مشرقی افریقہ کی ہندوستانی جماعت نیروبی سے سیکرٹری مال سید محمد اقبال شاہ صاحب نے لکھا ہے۔ جماعت احمدیہ نیروبی میں مارچ تا جون میں مندرجہ ذیل چندہ تحریک جدید ادا ہو چکا ہے۔ ان میں سے اکثر رقوم بنک میں داخل ہو چکی ہیں۔ چونکہ اس سال **سابقون الاولون** کے لئے ادائیگی کی تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔ لہٰذا آئندہ ہفتہ کے شروع میں انشاء اللہ تعالیٰ مفصل حسابات معہ بنک کی سلپ کے آپ کی خدمت میں ارسال کر دیئے جائیں گے۔ آخر جولائی تک جو رقم وصول ہوں گی۔ ان کی بھی فہرست ارسال کر دی جائے گی۔ تا وہ احباب بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش ہونے والی دعا کی فہرست میں شامل ہو جائیں۔

سیکرٹری صاحب نے جو فہرست ارسال کی ہے۔ اس میں سے جو احباب اپنا وعدہ سالم ادا کر چکے ہیں یا جو اپنے وعدہ کا نصف۔ نصف سے زیادہ ادا کر چکے ہیں ان کی فہرست ذیل میں اس لئے دینا مناسب ہے کہ نہ صرف مشرقی افریقہ کی ہندوستانی جماعتوں کے مجاہدین ہی اپنی اپنی جماعت کی ۳۱ جولائی تک کی وصولی کو اگست کے پہلے ہفتہ میں بنک میں داخل کر کے بنک کی رسید معہ اسماء و تفصیل کے وکیل المال تحریک جدید ربوہ کے پتہ سے ارسال فرمائیں۔ بلکہ بیرونی ممالک کی ہر جماعت جہاں بنک ہیں وہ اپنے بنکوں میں داخل کر کے فہرستیں حضور کی خدمت میں پیش ہونے کے لئے ارسال فرمائیں ۱۵ اگست تک تمام جماعتوں کی اطلاع آ جانی چاہیئے تا حضور میں فہرست پیش ہو سکے۔

ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب ۵۰۰ ؍ آپ ہمیشہ
محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر صاحب موصوف ۱۵۰ ؍ وعدہ کے ساتھ ہی ادا کرتے رہے ہیں۔ اس سال بھی اسی طرح عمل فرمایا جزاک اللہ۔

سیٹھ محمد عثمان یعقوب صاحب اینڈ کمپنی ۱۰۰۰/- روپے
بھائی احمد الدین صاحب اور دسیر ۸۰/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ عبداللہ مصطفیٰ صاحب ۲۱۵/- گذشتہ بقایا بھی ادا کر دیا۔
سید بشیر احمد صاحب ۳۲۰/-
فقیر محمد لال خان صاحب اینڈ سنز ۱۳۲۵/- گذشتہ بقایا بھی ادا کر دیا۔
محمد اکرم خان صاحب غوری ۲۰۰/-
محمد عارف صاحب بھٹی معہ خاندان ۵۰۰/-
قریشی عبدالرحمٰن صاحب ۱۰۰/-
محترمہ راج بیگم صاحبہ اہلیہ میاں دوست محمد صاحب مرحوم ۵۷/-/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ رشید احمد صاحب حیات ۲۵/-
" قریشی عبدالعزیز صاحب ۲۵/-
" محمد اکرم خان صاحب غوری ۳۰/-
" اکرام احمدی ۴۰/-/-
" محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ اسحٰق صاحب ۵۰/-
" اہلیہ فضل الٰہی صاحبہ ۲۵/-
آمنہ بیگم بنت سیٹھ عثمان صاحب ۲۰/-
علی بھائی حبیب صاحب ۲۰۰/-/-

اب مشرقی افریقہ کی تمام جماعتیں۔ امریکن جماعتیں یورپین ممالک۔ ماریشس۔ انڈونیشیا۔ چین کی جماعتیں وغیرہ اور براہِ راست وعدہ کرنے والے تحریک جدید کے مجاہد بنکوں کے ذریعہ داخل کر کے بنک کی رسید ارسال فرمائیں یا جو آسان طریق ان کو ہو اُس کے مطابق عمل فرمائیں۔

اس کے بعد بیرونی ممالک کی تمام جماعتوں سے یہ عرض کرنا نہایت ضروری ہے۔ کہ تحریک جدید کے وہ مجاہد جو ۳۱ جولائی تک یا اس اخبار کے پہنچنے تک اپنے وعدے پورے نہیں کر سکے۔ وہ یہ خیال نہ کریں۔ کہ اب وقت مقررہ گذر گیا۔ اب جلدی کرنے کی ضرورت نہیں۔ غالباً وہ سابقون میں کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں آ سکے لیکن اگر جہاں تک جلد ممکن ہو سکے وہ اس کا ازالہ کر لیں تو وہ بہت کچھ ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

پس وہ جو سیاق کی روح اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ انہیں چاہیئے اگر وہ جولائی میں انہیں ادا کر سکتے۔ تو اگست میں پورا وعدہ ادا کر دیں اگر اگست میں بھی پورا نہ کر سکیں تو وہ تو ستمبر میں ادا کر لیں۔ تو اس طرح وہ بھی سابقون الاولون میں ہونگے۔ کیونکہ بیرونی ممالک کے لئے یہ وقت بھی سابقون ہونا والا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

(خاکسار وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

فوجی احباب جماعت کے چندوں سے متعلق ضروری اعلان

اگر آپ ایسی جگہ مقیم ہیں جہاں باقاعدہ انجمن احمدیہ قائم نہیں۔ علاوہ ازیں قریب کوئی ایسی جماعت ہے۔ جس میں آپ آسانی سے شامل ہو سکیں۔ تو آپ اپنے چندہ کی رقم براہِ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام بھجوا سکتے ہیں۔ ایسے افراد جماعت کے نام بنام کھاتے مرکز میں کھولے جاتے ہیں۔ جن میں اُن کے چندوں کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے۔ اور مرکز اُن کو براہِ راست بھی مالی تحریکات سے باخبر رکھتا ہے۔ اگر آپ کا کھاتہ پہلے نہیں کھل چکا۔ اور آپ کو آپ کے کھاتہ نمبر کی اطلاع نہیں دی جا چکی۔ تو اپنے پورے نام و ڈاک کے پتہ سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ یا اگر کسی صاحب کو ایسے فوجی احباب کے متعلق علم ہو۔ کہ وہ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں کہ جماعت کا قرب نہیں ہے۔ تو ان کی خدمت میں بھی التماس ہے۔ کہ وہ ایسے احباب کے پورے نام و پتہ ڈاک سے نظارت ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(نظارت بیت المال ربوہ)

عقیدہ ختم نبوت اور مولانا عبدالحی لکھنوی

(از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ربوہ واقف زندگی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو گئی ہے۔ یہ تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔ اور اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ لیکن دوسری طرف تمام مسلمان یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مسیح موعودؑ کو آنا ہے۔ اور وہ خداوند تعالےٰ کے برگزیدہ نبی ہوں گے۔ علاوہ ازیں بعض صحیح حدیثیں اس مفہوم کی بھی آئی ہیں۔ کہ ہماری زمین کی طرح اور زمینیں بھی ہیں۔ اور ان زمینوں پر اسی قسم کی مخلوقات ہے۔ جس قسم کی مخلوقات اس زمین پر ہے۔ اور وہاں بھی نبوت کا سلسلہ اسی طرح کا جاری ہے۔ جس طرح کہ ہم میں بعثت انبیاء کا سلسلہ ہے۔ مسیح موعودؑ کی آمد کے عقیدہ اور ان احادیث کے مفہوم کے پیش نظر علمائے اسلام کے سامنے یہ سوال آیا۔ کہ ختم نبوت کے متفق علیہ عقیدہ کی موجودگی میں مسیح موعودؑ کی آمد اور دوسری زمینوں میں انبیاء کی بعثت کا کیا مطلب ہے۔ کیا یہ دونوں قسم کے عقیدے آپس میں متضاد اور ایک دوسرے کے مخالف تو نہیں۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور آپؐ پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو گئی ہے۔ تو پھر مسیح موعودؑ نبی کا آنا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دوسری زمینوں پر انبیاءؑ کی بعثت کیسے جائز ہو سکتی ہے۔ اس سوال کے حل کے سلسلہ میں بہت طویل طویل بحثیں کی گئیں۔ اور مختلف پہلوؤں سے اس مسئلہ پر غور و فکر کیا گیا۔

ایک احتمال یہ تھا۔ کہ ختم نبوت کے عقیدہ کی موجودگی میں مسیح موعودؑ کی آمد یا دوسری زمینوں پر انبیاءؑ کی بعثت کے متعلق جو حدیثیں آئی ہیں۔ وہ درست نہ ہوں۔ اس احتمال کو سابقہ علماء میں سے کسی نے بھی صحیح تسلیم نہیں کیا۔ سب کا اس امر پر اتفاق رہا ہے۔ کہ مسیح موعودؑ کی آمد کے متعلق جو حدیثیں آئی ہیں۔ وہ اپنے مفہوم کے اعتبار سے صحیح ہیں۔ اور یہ امر قطعاً طے شدہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی اس ظہور کی خبر دی ہے۔ اسی طرح دوسری زمینوں پر بعثت انبیاء کی جو حدیثیں ہیں۔ وہ بھی صحیح ہیں۔ اور سند کے اعتبار سے ان کی صحت کسی درجہ میں بھی مخدوش نہیں۔ اس پہلو کو طے کر لینے کے بعد یہ سوال پیدا ہوا۔ کہ ایسی صورت میں اس اختلاف کو کیونکر دور کیا جائیگا۔ جو ان احادیث کو صحیح مان لینے کی صورت میں ختم نبوت کے عقیدہ سے ٹکراؤ کی وجہ سے عوام کے ذہنوں میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اس سوال پر بحث کرتے ہوئے علمائے اسلام کی طرف سے اس حقیقت کو طے شدہ تسلیم کر لیا گیا۔ کہ جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا تعلق ہے۔ وہ قطعاً عام ہے۔ یعنی قیامت تک آپؐ کی نبوت جاری رہے گی۔ اب ساری دنیا اور ساری زمینوں پر بحیثیت نبی آپ کی ہی حکومت ہو گی۔ نیز کسی وقت بھی کوئی ایسا نبی نہیں ہوا۔ اور نہ آئندہ ہو گا۔ جو آپؐ سے افضل ہو۔ اور آپ سے کمالات میں بڑھا ہوا ہو۔ ختم نبوت کے یہ معنے قطعی اور آخری ہیں۔ لیکن اس حقیقت کے باوجود اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ آپ کی اتباع اور آپ کی ماتحتی میں بھی کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جو چیز ناممکن ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اب بالاستقلال کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یعنی ایسا نبی جس کی اپنی شریعت ہو۔ اس کا اپنا دستور ہو۔ اور وہ اپنے احکام میں آزاد ہو اب دنیا میں مبعوث نہیں ہو گا۔ لیکن آپؐ کے زمانے میں آپؐ کی شریعت کی پیروی اور آپؐ کے مشن کی اشاعت کے لئے رہبر کسی نبی کا آنا یا کسی دوسری زمین پر مبعوث ہونا محال نہیں۔

چنانچہ مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی نے جو حنفی سلسلہ کے بہت عالم گزرے ہیں۔ اور مجدد وقت سید احمد بریلوی کے خاص معتقدین میں سے ہیں۔ انہوں نے اس بحث کو جس رنگ میں اٹھایا ہے، وہ قابل ملاحظہ ہے۔ آپ اپنے مشہور رسالہ "اثر ابن عباسؓ فی دافع الوسواس صلہ" میں فرماتے ہیں۔ علماء اہلسنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ کے عصر میں کوئی نبی شرع جدید نہیں ہو سکتا۔ اور نبوت آپ کی تمام مکلفین کو شامل ہے۔ اور جو نبی آپؐ کے ہمعصر ہو گا وہ متبع شریعت محمدیہ ہو گا۔ پھر آپ اسی رسالہ کے صلا پر فرماتے ہیں۔ یہ حدیث (ابن عباس کی حدیث) اگر مثبت اس امر کے ہو۔ کہ ہر طبقہ (زمین) میں ایک ایک نبی آنحضرتؐ کے زمانے میں صاحب شرع جدید اور نبی مستقل تھا۔ تو البتہ (یہ آیت خاتم النبیین کے) مخالف ہو گی۔ حالانکہ یہ امر اس سے مستفاد نہیں۔ پس جائز ہے کہ اواخر سلاسل تحتانیہ آنحضرتؐ کے زمانے کے قبل ہو گئے ہوں۔ یا آنحضرتؐ کے زمانے میں ہو کے متبع شریعت محمدیہ ہوئے ہوں کیونکہ بعد آنحضرتؐ کے یا زمانے میں آنحضرتؐ کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں۔ بلکہ صاحب شرع جدید ہونا ٭ البتہ ممتنع ہے۔

اسی بحث کے سلسلہ میں آپ بحرالعلوم مولانا عبدالعلی کے رسالہ فتح الرحمٰن کے حوالہ سے لکھتے ہیں "خاتم الرسل کے زمانے میں کوئی رسول صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا ہے۔ بلکہ جو مکلف زمانۂ نزول شرع محمدی میں ہو گا۔ وہ مامور ساتھ اسی شریعت کے ہو گا۔ (رسالہ اثر ابن عباس صلا۲۹)

الغرض یہ ہے وہ حل جو مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی نے ہر قسم کی نبوت کے ختم ہونے کے باوجود خاتم النبیین کے زمانہ میں کسی نبی کے آنے کے سوال کا پیش کیا ہے۔ اور تمام وہ علمائے اسلام جنہوں نے اس مسئلہ پر کسی نہ کسی پہلو سے بحث کی ہے مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی کے اس حل سے متفق ہیں۔ اور جماعت احمدیہ بھی اسی مسلک کو صحیح تسلیم کرتی ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر وہ یہ عقیدہ رکھتی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جو نبی آئے گا۔ وہ نہ صرف آپ کا متبع اور آپ کی شریعت کا پیرو ہو گا۔ بلکہ اس کی نبوت بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت سے مقتبس ہو گی۔ اور حضورؐ ہی کی ذات اقدس کا فیضان اور آپ کے نور کا انعکاس ہو گی۔

ایک بزرگ خاتون کی وفات

کل شب نماز تہجد کے بعد جب کہ ہم سب خورد و کلاں سو رہے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بہت پرانی صحابیہ (میری والدہ مکرمہ) محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ مرض بلڈ پریشر کے باعث اچانک ہم سب کو چھوڑ کر اپنے معبود حقیقی کے حضور جا پہنچیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ مغفورہ بلند پایہ کیریکٹر کی صد ایوست عابدہ اور زاہدہ عورت تھیں آپ ڈاکٹر مرزا امیر بیگ صاحب مرحوم جو ہز ہائی نس مہاراجہ آف چرکھاری کے چیف میڈیکل افیسر اور پرسنل سرجن تھے کی صاحبزادی تھیں۔ اور میرے والد حضرت سید میر عنایت علیؓ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی دوسری بیوی تھیں۔ جنہوں نے امیری کے گہوارہ میں آنکھ کھولی۔ اور پرورش پائی مگر تمام عمر ایک درویش صفت انسان کی غریبی میں ہی زندگی گذار دی جن کے زہد و تقویٰ۔ سیر چشمی اور ہر دلعزیزی کا چرچا نہ صرف اپنوں میں ہی ہے۔ بلکہ لدھیانہ اور غیر منقسم ہندوستان میں جہاں بھی وہ رہیں۔ انہوں نے غیروں میں بھی وہ نام پیدا کیا۔ جس پر انسانیت فخر کر سکتی ہے۔ ریاست مالیر کوٹلہ میں جہاں میرے والد صاحب خزانچی، انچارج الملکار تھے۔ ہندو خواتین ان کے پاس کبھی چلی آتی تھیں چرخہ کاتنا اور صبر و شکر سے زندگی بسر کرنا عام واقف حال پبلک کے لئے ایک نظیر بنتی رہیں۔ پاکستان کے قیام میں بھی گذشتہ پانچ برسوں میں کراچی۔ کوٹڑی۔ شکارپور۔ کوئٹہ۔ لاہور۔ راولپنڈی وغیرہ کی رہائشوں میں بھی مرحومہ کے زہد و تقویٰ کا چرچا زبان خلق پر ہے۔ وہ ان سب کے لئے معزز "اماں" کے لفظ سے یاد کی جاتی تھیں۔

عسر و یسر کے حال میں "تعلق باللہ" اور توکل کے دامن کو انہوں نے کبھی نہیں چھوڑا۔ ہم سب کو ہر مصیبت یا کسی پریشانی کے وقت بھی وہ خدا پر کامل یقین اور توکل رکھنے کی تعلیم دیتی تھیں۔ اور زبردست عبادت گذار اور تہجد پڑھنے والی تھیں۔

مرحومہ نے تین بیٹے چھوڑے۔ میرے علاوہ ڈاکٹر سید عبدالحمید صاحب، جو نیروبی (برٹش ایسٹ افریقہ) میں پریکٹس کرتے ہیں۔ اور دوسرے بیٹے سید عبدالمجید اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر بادامی باغ ہیں۔ تین بہویں اور پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں بھی ہیں۔ مرحومہ موصیہ بھی تھیں۔ مرحومہ کو امانتاً ریلوے قبرستان کوٹڑی میں دفن کیا گیا۔

حضرت اقدس اور جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ سے التماس ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اور مخلص عابدہ۔ زاہدہ صحابیہؓ مذکورہ کے لئے جنازہ غائب پڑھتے ہوئے ترقی مدارج کی دعائیں ضرور کریں خدا تعالیٰ ہمارا بھی خاتمہ بالخیر ہی کرے

(سید صوفی محمد عبدالرحیم لدھیانوی ہیڈ ٹکٹ کلکٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے کوٹری (سندھ))

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلم غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے پتہ جات روانہ فرمائے (پتہ خوشخط ہو) ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

"الفضل" کا خاتم النبیین نمبر جماعت احمدیہ کے عقیدہ کو سمجھنے کے لئے ایک مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے

جماعت احمدیہ نے جس معقولیت سے اپنے خلاف عائد کردہ سوالات کا جواب دیا ہے وہ قابل تقلید ہے

ایڈیٹر "الفضل" کے نام ایک غیر احمدی دوست کا مکتوب

مظفر گڑھ ۲۹ جولائی ۱۹۵۲ء — مکرمی! اسلام مسنون

آپ کی طرف سے الفضل کا خاتم النبیین نمبر مطبوعہ ۱۷ر جولائی موصول ہوا کشادہ دلی اور وسیع النظری کا شکریہ۔ نمبر مذکور کے تمام و کمال مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ محترم بانی جماعت احمدیہ کے عقیدہ خاتم النبیین کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے نمبر مذکورہ ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

تحریک احمدیہ نے جس معقولیت کے ساتھ اپنے خلاف عاید کردہ الزامات کا جواب دیا ہے۔ اور جن مستند دلائل و براہان کے ذریعہ صحیح صورت حال ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے۔ وہ ہمارے علمائے اسلام کے لئے بالعموم اور علمائے احرار کیلئے بالخصوص دعوت فکر و قابل تقلید ہے۔ میرا ایمان ہے اور تاریخ اس پہ شاہد ہے کہ دین اسلام اور مسلمانوں کے زوال و کمزوری کی اصل جڑ مسلمان قوم کی باہمی منافقت اور تفرقہ بازی ہے۔

خدا ہماری نوزائیدہ مملکت پاکستان کو مذکورہ بالا اسباب زوال سے تا روز قیامت مامون و محفوظ رکھے۔ آمین۔ آپ کے خلوص کا معترف

عبدالغفور چغتائی سوپرنٹنڈنٹ بورڈ مظفر گڑھ

میری خواہش ہے کہ مصر کے لیڈر اپنے مقاصد میں کامیاب ہوں (شاہ فاروق)

کیپری (اٹلی) یکم اگست۔ مصر کے سابق فرمانروا شاہ فاروق نے دستبرداری کے بعد آج یہاں اپنی پہلی پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ جن لوگوں نے مصر کی باگ ڈور سنبھالی ہے میری خواہش ہے کہ وہ اپنے ملک کی بہتری کے لئے اپنے نیک مقاصد میں کامیاب ہوں۔

سابق شاہ ہوٹل ایڈنل پیراڈیز و میں مقیم ہیں۔ یہ ہوٹل جزیرے کی مغربی طرف ایک پہاڑی پہ واقع ہے اور اپنی شان و شوکت اور رفعت اور خوبصورتی میں لاجواب ہے۔ اور اس پہ مصری باڈی گارڈ کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

سابق شاہ فاروق نے اخباری نامہ نگاروں کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ مجھے اپنے بیوی بچوں کے ساتھ پہ سکون نارمل زندگی گذارنے دیجئے۔ کیونکہ یہی اب میری "واحد مملکت" ہے۔

انہوں نے کہا کہ میں اب بادشاہ نہیں رہا۔ مصر کا بادشاہ میرے ساتھ ہے وہ صرف چھ ماہ کا ہے اور میں کوئی ایسی بات نہیں کہنا چاہتا۔ جس سے آئندہ اسے کوئی مشکلات درپیش ہوں۔ اس کے لئے ویسے ہی الجھنیں اور مشکلیں کافی ہوں گی۔ کیونکہ بادشاہت آسان کام نہیں۔

سابق شاہ نے کہا کہ صرف میں ہی جلاوطن ہوا ہوں۔ میری بیوی اور بچے اس سے مستثنےٰ ہیں۔ لیکن انہوں نے اپنی مرضی سے میرے ساتھ رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ چونکہ مجھے مصر جانے کی اجازت نہیں اس لئے کوئی اور ٹھکانا تلاش کرنا پڑے گا تاہم میں چند ماہ تک یہیں رہوں گا بادشاہت کے ساتھ میرے پاس دولت اور امارت بھی نہیں رہی۔ اور اب ہم بالکل سادہ اور غریبانہ زندگی بسر کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ مجھے اپنے ملک سے بےحد پیار تھا اور اب بھی ہے۔ اب جو لوگ اس کے مالک بن گئے ہیں میں دعا کرتا ہوں کہ خدا انہیں اپنے مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

پاشا اور بے کے خطابات کا خاتمہ

قاہرہ یکم اگست۔ وزیر اعظم مصر علی ماہر نے کل رات کابینہ کے اجلاس کے بعد اعلان کیا کہ پاشا اور بے کے خطابات ختم کر دیئے گئے ہیں۔ اس کا اطلاق عام شہریوں اور فوجیوں پہ یکساں ہوگا۔ یاد رہے کہ یہ خطابات بادشاہ کی طرف سے دیئے جاتے تھے۔

تونس کیلئے فرانسیسی اصلاحات

پیرس یکم اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانس نے تونس کے لئے جو اصلاحات پیش کی ہیں اور تونسی بے پہ زور دے رہا ہے کہ وہ انہیں تسلیم کریں لیکن بے نے ابھی تک انہیں منظور نہیں کیا۔ فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل نے ملاقات کے لئے اجازت طلب کی تھی لیکن بے نے ابھی تک اس کی منظوری نہیں دی۔

بقیہ صفحہ ۳ لیڈر

البتہ اشاعت اسلام کے لئے ایک ایسا فرستادہ خدا آسکتا ہے۔ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے نبوت کی قوتیں دی جائیں۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہی اب قیامت تک رہنی ہے۔ اس لئے اب کوئی ایسا نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا جس کی نبوت اپنی ذات میں مستقل ہو۔ جو آپ کی نبوت سے فیض یافتہ نہ ہو اور آپ ہی کی آوردہ شریعت کو فروغ نہ دے۔ دراصل یہ کسی نئی نبوت کا دعوےٰ نہیں ہے۔ جس طرح سورج کی کرن سورج ہی کے وجود کا اعلان کرتی ہے۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام بھی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو فروغ دینے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ کی نبوت نہ نئی ہے نہ پرانی۔ بلکہ محض محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندہ جاوید نبوت کے آفتاب عالمتاب کی ایک شعاع ہے۔ اس طرح نہ باب نبوت کھلتا ہے۔ اور نہ خاتم النبیین کی مہر ٹوٹتی ہے۔

ہم مودودی صاحب اور ان کے دوستوں کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ وہ اور نہیں تو صرف "ایک غلطی کا ازالہ" کا مطالعہ کریں۔ یہ ایک کتابی سائز پر صرف سولہ صفحہ کا رسالہ ہے۔ اس کے ساتھ آپ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ اور دوسرے علماء کے حوالے پڑھیں۔ تو آپ کو یقیناً ثابت ہو جائے گا۔ کہ اس قسم کی نبوت بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جائز ہے۔ اور اس سے نہ تو نئی اور نہ پرانی نبوت کا باب کھلتا ہے اور نہ خاتم النبیین کی غلط تاویل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور نہ کوئی الجھن باقی رہتی ہے ایسی نبوت کو ماننے کے لئے حلول و نزول دونوں اعتقادات کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اور عین فطرت اللہ کے مطابق ہے

ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ اپنے عقیدہ پہ جمے نہ رہیں۔ جمے رہیں مگر برائے خدا جب ایسی نبوت کو شیخ اکبر علیہ الرحمۃ۔ ملا علی قاری رحؒ۔ عارف ربانی سید عبدالکریم جیلانی رحؒ۔ امام محمد طاہر رحؒ۔ امام عبدالوہاب شعرانی رحؒ۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث۔ حضرت امام راغب۔ مولانا جلال الدین رومی۔ حضرت شیخ احمد سرہندی، مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند۔ حضرت مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی اور کئی اور علمائے اسلام اسلام میں جائز سمجھتے ہیں اور الفضل کے خاتم النبیین نمبر میں ان کے حوالے درج ہیں۔ ان کو دیکھ کر تحقیق کر سکتے ہیں) تو پھر آپ ایسی نبوت کا دعوے کرنیوالے اور انکے معتقدین کو "ختم نبوت" کا منکر کس طرح قرار دے سکتے ہیں۔ بلکہ "ختم نبوت" کے منکر تو وہ لوگ ہیں۔ جو بیانہ بسبھی پر امام ہی مستقل نبی بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مانتے ہیں۔ ایسا نبی جس کی نبوت آنحضرت صلعم کی نبوت کی شعاع نہیں۔ بلکہ آپ کے پہلے جو مستقلاً تفویض ہو چکی ہے۔ اور جب بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے۔ تو اسی مقام نبوت پر فائض ہوں گے۔

ہم لوگ یہ مانتے ہیں کہ پہلے امتی ہو کر فنا فی الرسول ہونے کی وجہ سے مسیح موعود علیہ السلام کو نبوت محمدیہ کے فیوض عطا کئے گئے ہیں۔ آپ لوگ یہ مانتے ہیں کہ وہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام آئینگے۔ جو مستقل نبی تھے اور بعد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں داخل ہوں گے۔ اب آپ ہی غور فرمائیں کہ زیادہ قرین عقل کونسا اعتقاد ہے مگر ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ آپ ہمارا نظریہ ضرور قبول کریں۔ اگر آپ کو اس سے گریز ہے تو ہو۔ مگر جب یہ ثابت ہے کہ ہم اپنے نظریہ میں منفرد نہیں۔ بلکہ بڑے بڑے جید علماء ہمارے ساتھ متفق ہیں تو آپ کو کوئی حق نہیں کہ ہمارے عقیدہ "ختم نبوت" پر اعتراض کریں اور ہمیں ختم نبوت کا منکر قرار دیں۔ یہ نہایت بڑی بے انصافی ہے۔ خدا ترسی کا یہی تقاضا ہے کہ آپ ہمارے خلاف دھاندلی مچانے والوں کا ساتھ نہ دیں اور علمی طور پہ ہمارے ساتھ تبادلہ خیالات کریں۔